الاِسْتِئْذَانْ

گھروں میں آنے جانے کے آداب وفوائد

Asking permission to Enter & Exit from Houses

قرآن مجید کی آٹھ آیات مبارکہ اور صحیح بخاری (کتاب نمبر 79 الاِسْتِئْذَانْ) کی 176 احادیث مبارک کا بیان

ترتیب وتدوین

پروفیسر ڈاکٹر سلطان سکندر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب صحیح بخاری کتابُ الإِسْتِئْذَانْ کا خلاصہ
تالیف پروفیسر ڈاکٹر سلطان سکندر
ناشر ادارہ تنویر القرآن

الإِسْتِئْذَانْ

گھروں میں آنے جانے کے آداب وفوائد

اسلام نے فرد کی انفرادی اصلاح کے ساتھ ساتھ اجتماعی اصلاح کیلئے بھی بھرپور اقدامات کیئے ہیں گھر کے اندر جانے اور آنے کے آداب میں بھی انفرادی اور اجتماعی ہر دو طرح کی تربیت مقصود ہے۔ پھر اجازت نہ لے کر گھروں میں جانے سے جہاں عورتوں اور مردوں کو نظریں نیچے رکھنے کے حکم کی Violation ہوتی ہے وہاں Right of Privacy بھی متاثر ہوتا ہے۔

صحیح بخاری میں جدید نمبرنگ کے اعتبار سے تقریباً 7563 احادیث مبارکہ ہیں۔ جن احادیث کی (Categorization) میں محدثین نے کتب اور ابواب (کتاب اور باب) کی اصطلاحات (Terms) استعمال کی ہیں صحیح بخاری کے کتب کی تعداد 97 ہے۔ جن میں ایک پورا ٹائٹل "الإِسْتِئْذَانْ" کے نام سے ہے۔ جو 79 نمبر پر ہے جس کے اندر 53 ابواب ہیں جن کے اندر ٹوٹل احادیث 176 ہیں جو جدید نمبرنگ کے اعتبار سے صحیح بخاری کی حدیث نمبر 6227 تا 6303 نمبر تک ہیں۔ عوام الناس کے پاس حدیث پڑھنے کے لیے وقت نہ ہونے کی وجہ سے مختصر کرتے ہوئے جو احادیث سند کے اعتبار سے ایک سے زیادہ بار تھیں یا جن کا مفہوم ملتا جلتا تھا ان کو اس کتابچے میں نہیں لکھا گیا ہے۔

اس کتابچے کو پڑھنے کے بعد ہم الحمد اللہ آٹھ (8) قرآن کی آیات مبارکہ اور 176 احادیث سیکھ جائیں گے۔

قرآن مجید کی "الإِسْتِئْذَانْ" (اجازت طلب کرنے) سے متعلق آیات بمع

ترجمہ درج ذیل ہیں۔

اجازت اور سلام کرنے کا حکم

آیت نمبر 1

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لَا تَدْخُلُوْا	بُيُوْتًا	غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ	حَتّٰى	تَسْتَاْنِسُوْا
اے ایمان والو!	تم نہ داخل ہو	گھروں میں	اپنے گھروں کے سوا	یہاں تک کہ	تم اجازت لے لو

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو

وَتُسَلِّمُوْا	عَلٰٓي	اَهْلِهَا	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ
اور تم سلام کرلو	پر، کو	ان کے (رہنے) والے	یہ	بہتر ہے	تمہارے لیے	تا کہ تم	تم نصیحت پکڑو

اور گھر والوں کو سلام نہ کرلو یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم نصیحت پکڑو۔ (النور:۲۷)

آیت نمبر 2

فَاِنْ	لَّمْ تَجِدُوْا	فِيْهَآ	اَحَدًا	فَلَا تَدْخُلُوْهَا	حَتّٰى	يُؤْذَنَ	لَكُمْ	وَاِنْ	قِيْلَ لَكُمُ
پھر اگر	تم نہ پاؤ	اس میں	کسی کو	تو تم نہ داخل ہو اس میں	یہاں تک کہ	اجازت دی جائے	تمھیں	اور اگر	تمہیں کہا جائے

پھر اگر ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ جب بھی مالکوں کی اجازت کے بغیر ان میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے

ارْجِعُوْا	فَارْجِعُوْا	هُوَ	اَزْكٰى	لَكُمْ	وَاللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	عَلِيْمٌ
تم لوٹ جاؤ	تو تم لوٹ جایا کرو	یہی	زیادہ پاکیزہ	تمہارے لیے	اور اللہ	وہ جو	تم کرتے ہو	جاننے والا۔

تو واپس چلے جاؤ یہ تمہارے لیے بہت ستھرا ہے، اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ (النور:۲۸)

تین اوقات میں بالغ اور نابالغ سب اجازت لے کر آئیں

آیت نمبر 3

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لِيَسْتَاْذِنْكُمُ	الَّذِيْنَ	مَلَكَتْ	اَيْمَانُكُمْ	وَالَّذِيْنَ	لَمْ يَبْلُغُوا
اے ایمان والو!	چاہیے کہ اجازت لیں تم سے	وہ جو کہ	مالک ہوئے	تمھارے دائیں ہاتھ (غلام)	اور وہ لوگ جو	نہیں پہنچے

اے ایمان والو! چاہیے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال (غلام) اور جو تم میں ابھی

الۡحُلُمَ	مِنۡكُمۡ	ثَلٰثَ	مَرّٰتٍ	مِنۡ قَبۡلِ	صَلٰوةِ الۡفَجۡرِ	وَحِيۡنَ	تَضَعُوۡنَ
احتلام،شعور	تم میں سے	تین	بار،وقت	پہلے	نمازفجر	اور جب	اتارکر رکھ دیتے ہو

جوانی کو نہ پہنچے ہوں تین اوقات میں۔نمازِ فجر سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو

ثِيَابَكُمۡ	مِّنَ	الظَّهِيۡرَةِ	وَمِنۡۢ بَعۡدِ	صَلٰوةِ الۡعِشَآءِ	ثَلٰثُ	عَوۡرٰتٍ	لَّكُمۡ
اپنے کپڑے	سے،کو	دوپہر	اور بعد	نمازعشا	تین	پردہ	تمہارے لیے

دوپہر کو اور نمازعشاء کے بعد یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں

لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ	وَلَا عَلَيۡهِمۡ	جُنَاحٌۢ	بَعۡدَهُنَّ	طَوّٰفُوۡنَ	عَلَيۡكُمۡ	بَعۡضُكُمۡ
نہیں تم پر	اور نہ اُن پر	کوئی گناہ	ان کے بعد	چکر لگانے والے	تمہارے پاس	تم میں سے بعض

ان تین اوقات کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر۔آمدورفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے کے

عَلٰى	بَعۡضٍ	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ اللّٰهُ	لَـكُمُ	الۡاٰيٰتِ	وَاللّٰهُ	عَلِيۡمٌ	حَكِيۡمٌ
پر	بعض	اسی طرح	واضح کرتا ہے اللہ	تمہارے لیے	احکام	اور اللہ	جاننے والا	حکمت والا۔

پاس اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے آیتیں،اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔(النور:۵۸)

آیت نمبر 4

وَاِذَا	بَلَغَ	الۡاَطۡفَالُ	مِنۡكُمُ	الۡحُلُمَ	فَلۡيَسۡتَاۡذِنُوۡا	كَمَا	اسۡتَاۡذَنَ	الَّذِيۡنَ
اور جب	پہنچیں	لڑکے	تم میں سے	شعور کو	پس چاہیے کہ وہ اجازت لیں	جیسے	اجازت لیتے تھے	وہ جو

اور جب تم میں لڑکے جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں جیسے ان کے اگلوں نے اذن مانگا،

مِنۡ قَبۡلِهِمۡ	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ اللّٰهُ	لَـكُمۡ	اٰيٰتِهٖ	وَاللّٰهُ	عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ
ان سے پہلے	اسی طرح	اللہ واضح کرتا ہے	تمہارے لیے	اپنے احکام	اور اللہ	جاننے والا حکمت والا۔

اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے اپنی آیتیں،اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (النور:۵۹)

نوٹ: اس آیت میں فجر،ظہر اور عشاء کی نمازوں اور ان کے ناموں کا بھی پتہ چلتا ہے۔

کھانا کھانے کے آداب کا بیان

آیت نمبر 5

لَيْسَ	عَلَى الْاَعْمٰى	حَرَجٌ	وَّلَا	عَلَى الْاَعْرَجِ	حَرَجٌ	وَّلَا	عَلَى الْمَرِيْضِ
نہیں	نابینا پر	کوئی گناہ	اور نہ	لنگڑے پر	کوئی گناہ	اور نہ	بیمار پر

نہ اندھے پر تنگی اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر روک

حَرَجٌ	وَّلَا	عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ	اَنْ تَاْكُلُوْا	مِنْ بُيُوْتِكُمْ	اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ
کوئی گناہ	اور نہ	خود تم پر	کہ تم کھاؤ	اپنے گھروں سے	یا اپنے باپوں کے گھروں سے

اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی اولاد کے گھر یا اپنے باپ کے گھر

اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ	اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ	اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ
یا اپنی ماؤں کے گھروں سے	یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے	یا اپنی بہنوں کے گھروں سے

یا اپنی ماؤں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں یا اپنی بہنوں کے گھر

اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ	اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ	اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ	اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ
یا اپنے تائے چچاؤں کے گھروں سے	یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے	یا اپنے خالو، ماموؤں کے گھروں سے	یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے

یا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھوپھیوں کے گھر یا اپنے ماموؤں کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھر

اَوْ مَا مَلَكْتُمْ	مَّفَاتِحَهٗٓ	اَوْ صَدِيْقِكُمْ	لَيْسَ	عَلَيْكُمْ	جُنَاحٌ	اَنْ
یا جس (گھر) کی تمھارے قبضہ میں ہوں	اس کی کنجیاں	یا اپنے دوست (کے گھر سے)	نہیں	تم پر	کوئی گناہ	کہ

یا جہاں کی چابیاں تمہارے قبضہ میں ہیں یا اپنے دوست کے یہاں تم پر کوئی الزام نہیں کہ

تَاْكُلُوْا	جَمِيْعًا	اَوْ	اَشْتَاتًا	فَاِذَا	دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا	فَسَلِّمُوْا	عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ
تم کھاؤ	اکٹھے مل کر	یا	جدا جدا	پھر جب	تم داخل ہو گھروں میں	تم سلام کرو	اپنے لوگوں کو

مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔ پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ملتے وقت

تَحِيَّةً	مِّنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	مُبٰرَكَةً	طَيِّبَةً	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ اللّٰهُ
دعائے خیر	سے	اللہ کے ہاں	بابرکت	پاکیزہ	اسی طرح	اللہ واضح کرتا ہے

کی اچھی دعا دو اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ، اسی طرح اللہ بیان فرماتا ہے

لَكُمُ	الْاٰيٰتِ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ		
تمہارے لیے	احکام	تاکہ تم	سمجھو۔		

تم سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو۔ (النور:۶۱)

واپس جاتے وقت اجازت لینے کے آداب

آیت نمبر 6

اِنَّمَا	الْمُؤْمِنُوْنَ	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ	وَرَسُوْلِهٖ	وَاِذَا
اس کے سوانہیں	مومنوں	جو ایمان لائے	اللہ پر	اور اس کے رسول پر	اور جب

ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے اور جب وہ اللہ کے رسول کے پاس ہوتے ہیں

كَانُوْا	مَعَهٗ	عَلٰٓى	اَمْرٍ جَامِعٍ	لَّمْ يَذْهَبُوْا	حَتّٰى	يَسْتَاْذِنُوْهُ
وہ ہوتے ہیں	اسکے ساتھ	پر، میں	جمع ہونے کا کام	وہ نہیں جاتے	جب تک	وہ اس سے اجازت لیں

جس کے لیے جمع کیے گئے ہوں تو نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں

اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَسْتَاْذِنُوْنَكَ	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ
بیشک	جو لوگ	اجازت مانگتے ہیں آپ سے	یہی لوگ	وہ جو	ایمان لاتے ہیں	اللہ پر

وہ جو آپ سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ

وَرَسُوْلِهٖ	فَاِذَا	اسْتَاْذَنُوْكَ	لِبَعْضِ	شَاْنِهِمْ	فَاْذَنْ
اور اس کے رسول پر	پس جب	وہ آپ سے اجازت مانگیں	کسی کیلئے	اپنے کام	تو اجازت دیدیں

اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر جب وہ آپ سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کے لیے

لِّمَنْ	شِئْتَ	مِنْهُمْ	وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ	اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
جس کو	آپ چاہیں	ان میں سے	اور آپ اللہ سے ان کیلئے بخشش طلب کریں	بے شک اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

تو اجازت دے دیں ان میں سے جن کو آپ چاہیں اور ان کے لیے اللہ سے معافی مانگیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (النور:٦٢)

آقا کریم ﷺ سے گفتگو کے آداب

آیت نمبر 7

لَا تَجْعَلُوْا	دُعَاءَ	الرَّسُوْلِ	بَيْنَكُمْ	كَدُعَاءِ	بَعْضِكُمْ	بَعْضًا
تم نہ بنالو	بلانا	رسول کو	اپنے درمیان	جیسے بلانا	اپنے بعض (ایک)	بعض (دوسرے) کو

رسول کے پکارنے کو اپنے آپ میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں سے کسی کا کسی کو پکارنا،

قَدْ يَعْلَمُ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	يَتَسَلَّلُوْنَ	مِنْكُمْ	لِوَاذًا	فَلْيَحْذَرِ
تحقیق جانتا ہے	اللہ	جو لوگ	چپکے سے کھسک جاتے ہیں	تم میں سے	نظر بچا کر	پس چاہیے کہ وہ ڈریں

بیشک اللہ جانتا ہے جو چپکے سے نکل جاتے ہیں تم میں سے کسی چیز کی آڑ لے کر۔ وہ لوگ ڈریں

الَّذِيْنَ	يُخَالِفُوْنَ	عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ	تُصِيْبَهُمْ	فِتْنَةٌ	اَوْ يُصِيْبَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ
جو لوگ	خلاف کرتے ہیں	اس کے حکم سے کہ	پہنچے ان پر	کوئی آفت	یا پہنچے ان کو	عذاب	دردناک۔

جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا ان پر دردناک عذاب پڑے۔

(النور:٦٣)

ازواج مطہرات سے گفتگو کے آداب

آیت نمبر 8

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لَا تَدْخُلُوْا	بُيُوْتَ	النَّبِيِّ	اِلَّآ اَنْ	يُّؤْذَنَ	لَكُمْ
اے ایمان والو!	تم نہ داخل ہو	گھروں	نبی کے	سوائے یہ کہ	اجازت دی جائے	تمہارے لیے

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ

اِلٰی	طَعَامٍ	غَيْرَ نٰظِرِيْنَ	اِنٰىهُ	وَلٰكِنْ	اِذَا	دُعِيْتُمْ	فَادْخُلُوْا	فَاِذَا
لیے	کھانا	نہ دیکھو	اس کا پکنا	اورلیکن	جب	تمہیں بلایا جائے	توتم داخل ہو	پھرجب

مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ دیکھو ہاں جب بلائے جاؤ

طَعِمْتُمْ	فَانْتَشِرُوْا	وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ	لِحَدِيْثٍ	اِنَّ	ذٰلِكُمْ
تم کھالو	توتم منتشر ہوجایا کرو	اور نہ جی لگا کر بیٹھے رہو	باتوں کیلئے	بیشک	یہ تمہاری بات

تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بے شک

كَانَ يُؤْذِي	النَّبِيَّ	فَيَسْتَحْيٖ	مِنْكُمْ	وَاللّٰهُ	لَا يَسْتَحْيٖ	مِنَ الْحَقِّ
ایذا دیتی ہے	نبیؐ	پس وہ شرماتے ہیں	تم سے	اور اللہ	نہیں شرماتا	حق (بات) سے

اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا،

وَاِذَا	سَاَلْتُمُوْهُنَّ	مَتَاعًا	فَسْئَلُوْهُنَّ	مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ	ذٰلِكُمْ
اور جب	تم ان سے مانگو	کوئی شے	تو ان سے مانگو	پردہ کے پیچھے سے	تمہاری یہ بات

اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر مانگو، اس میں زیادہ

اَطْهَرُ	لِقُلُوْبِكُمْ	وَقُلُوْبِهِنَّ	وَمَا كَانَ	لَكُمْ	اَنْ تُؤْذُوْا
زیادہ پاکیزگی	تمہارے دلوں کیلئے	اور ان کے دل	اور (جائز) نہیں	تمہارے لیے	کہ تم ایذا دو

ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دو

رَسُوْلَ اللّٰهِ	وَلَآ	اَنْ تَنْكِحُوْٓا	اَزْوَاجَه	مِنْۢ بَعْدِهٖٓ	اَبَدًا	اِنَّ
رسول اللہؐ کو	اور نہ	یہ کہ تم نکاح کرو	اس کی بیبیوں سے	ان کے بعد	کبھی	بیشک

اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو بے شک

ذٰلِكُمْ	كَانَ	عِنْدَ اللّٰهِ	عَظِيْمًا
تمہاری یہ بات	ہے	اللہ کے نزدیک	بڑا۔

یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔ (احزاب: ۵۳)

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ کسی کے گھر جائیں تو ہم بھی ان آداب کا خیال رکھیں یہی سنت مبارکہ ہے۔

سلام کی ابتداء کیسے ہوئی

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولٰئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْآنَ

(حدیث نمبر 6227)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ان کی اپنی صورت میں پیدا کیا ان کی لمبائی ساٹھ گز تھی جب اللہ نے ان کو پیدا کیا تو کہا کہ جاؤ اور ملائکہ کی اس جماعت کو جو بیٹھی ہے سلام کرو اور سنو کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں یہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا چنانچہ انہوں نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فرشتوں نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ ان فرشتوں نے لفظ رَحْمَةُ اللّٰهِ زیادہ کیا ہر وہ شخص جو جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اس وقت سے اب تک آدمیوں کے قد میں کمی ہو رہی ہے۔

راستوں کے حقوق

حدیث نمبر 2:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ إِذْ أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا

حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ (حدیث نمبر6229)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لئے تو ایک دوسرے سے گفتگو کرنے کے لئے راستوں کے سوا کوئی چارہ کار نہیں آپ نے فرمایا کہ جب تمہارا بیٹھنا ہی ضروری ہے تو راستے کو اس کا حق دے دیا کرو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستے کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا نگاہیں نیچی رکھنا، تکلیف دہ باتوں سے رکنا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا۔

نماز کے اندر پڑھا جانے والا سلام ایک جامع سلام ہے

حدیث نمبر3:

عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ (حدیث نمبر6230)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہتے السَّلَامُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهِ (اللہ پر تمام بندوں سے پہلے سلام) السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ جب نبی

کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اللہ خود سلام ہے جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بیٹھے تو کہے التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ جب یہ الفاظ کہے گا تو تمام صالح بندوں کو جو آسمان وزمین میں ہیں سلام پہنچ جائے گا أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پھر یہ پڑھ کر جو چاہے دعا مانگے۔

کون کس کو سلام کرے

حدیث نمبر 4:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ (حدیث نمبر 6231)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا چھوٹا بڑے کو۔ گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم (تعداد) والے زیادہ (تعداد) والوں کو سلام کریں۔

مسلمان کے لیے تربیتی ہدایات

حدیث نمبر 5:

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہما قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِيفِ وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ وَنَهَانَا عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ

(حدیث نمبر 6235)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات باتوں کا حکم دیا مریض کی عیادت کرنا، جنازے کے پیچھے چلنا، چھینکنے والے کا جواب دینا، کمزور کی مدد کرنا، مظلوم کی حمایت کرنا، سلام کو رواج دینا اور قسم پوری کرنا، اور منع کیا چاندی کے برتن میں پینے سے، اور منع کیا سونے کی انگوٹھی پہننے سے، اور میاثر (ریشم سے بنی گھوڑے کی زین) پر سوار ہونے، اور ریشم کے پہننے سے، اور دیباج، قسی اور استبرق (بھڑکیلے ریشمی لباس) پہننے سے منع فرمایا۔

پہچان یا بغیر پہچان کے لوگوں کو سلام کرنے کا بیان

حدیث نمبر 6:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ (حدیث نمبر 6236)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے آپ نے فرمایا یہ کہ تو کھانا کھلائے اور تو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو سب کو سلام کرے۔

ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ تعلق نہ توڑے

حدیث نمبر 7:

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ (حدیث نمبر 6237)

ترجمہ: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن تک اس طرح ترک ملاقات کرے کہ جب دونوں مقابل ہوں تو ایک اس طرف اور دوسرا اس طرف منہ پھیرے ہوئے ہو اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں ابتداء کرے۔

اجازت لینے کے آداب (سورۂ احزاب کی آیت نمبر 53 کا شانِ نزول)

حدیث نمبر 8:

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ دَخَلَ الْقَوْمُ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ الْآيَةَ (حدیث نمبر 6239)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگ آئے اور کھانا کھایا اور بیٹھ کر گفتگو کرنے لگے تو آپ نے ظاہر کیا کہ آپ اٹھنا چاہتے ہیں جب آپ اٹھے تو ان (صحابہ کرام) میں سے کچھ تو چلے گئے اور کچھ بیٹھے رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس جانا چاہا لیکن دیکھا کہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ اٹھے اور چلے گئے تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی (کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں) تو آپ تشریف لائے اور اندر داخل ہوئے میں بھی اندر جانے کو تھا کہ آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے مومنو نبی کے گھر میں داخل نہ ہو۔

نوٹ: یہ آیت اس کتابچے کی ابتداء میں ترجمے کے ساتھ لکھ دی گئی ہے۔

عورتوں کے حجاب سے متعلق آیت کا شانِ نزول

حدیث نمبر 9:

أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ احْجُبْ نِسَائَكَ قَالَتْ فَلَمْ يَفْعَلْ وَكَانَ أَزْوَاجُ

النَّبِيِّ ﷺ يَخْرُجْنَ لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَكَانَتْ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ فَقَالَ عَرَفْتُكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ (حدیث نمبر 6240)

ترجمہ: حضرت اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ اپنی بیویوں کو پردہ میں رکھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ آپ نے ایسا نہیں کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں رفع حاجت کے لئے رات ہی کو نکلتی تھیں، حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا باہر نکل کر گئیں اور وہ ایک لمبی عورت تھیں عمر بن خطاب اس وقت مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے دیکھ لیا اور کہا کہ اے سودہ رضی اللہ عنہا میں نے تمہیں پہچان لیا صرف اس شوق میں ایسا کہا کہ پردے کی آیت نازل ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اللہ بزرگ و برتر نے پردہ کی آیت نازل فرمائی۔

پردہ کی آیت درج ذیل ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٥٩﴾ (الاحزاب:59)

ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دیں کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں، یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو، تا کہ ستائی نہ جائیں، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اجازت مانگنا۔نظر پڑ جانے کی وجہ سے (ضروری) ہے

حدیث نمبر 10:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمُ

أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الِاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ (حدیث نمبر 6241)

ترجمہ: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجروں میں سے ایک حجرے میں جھانک کر دیکھا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں سر کھجلانے کا آلہ تھا جس سے آپ اپنا سر کھجلا رہے تھے آپ نے فرمایا کہ اگر میں جانتا کہ تو جھانک کر دیکھے گا تو میں اس سے تیری آنکھ میں مارتا کیونکہ اجازت لینی دیکھنے ہی کی وجہ سے مقرر کی گئی ہے۔

اعضاء اور شرمگاہ کے الگ الگ زنا ہیں

حدیث نمبر 11:

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَيُكَذِّبُهُ (حدیث نمبر 6243)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کے لئے ایک حصہ زنا کا لکھ دیا ہے جو اس سے یقیناً ہو کر رہے گا چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے اور زبان کا زنا بات کرنا ہے اور نفس خواہش اور تمنا کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

سلام کرنے اور تین بار اجازت مانگنے کا بیان

حدیث نمبر 12:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ رضی اللہ عنہ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ قُلْتُ

اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ وَاللّٰه لَتُقِيمَنَّ عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاللّٰه لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَلِكَ

(حدیث نمبر 6245)

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا۔تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ گھبرائے ہوئے آئے اور کہا کہ میں نے جناب عمر رضی اللہ عنہ سے تین بار اجازت مانگی مگر اجازت نہیں ملی تو میں واپس لوٹ گیا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں اندر آنے سے کس چیز نے روکا؟ میں نے کہا کہ میں نے اجازت مانگی لیکن آپ نے اجازت نہ دی اس لئے میں واپس لوٹ گیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص تین بار اجازت مانگے اور اس کو اجازت نہ ملے تو اس کو لوٹ جانا چاہئے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم کو اس پر گواہ پیش کرنا ہوگا تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم میں سے کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کو سنا ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا تیری گواہی کے لئے قوم کا کمسن شخص کھڑا ہوگا۔راوی کا بیان ہے کہ میں اس وقت سب سے کمسن تھا میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا اور عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔

بچوں کو سلام کرنے کا بیان

حدیث نمبر 13:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْعَلُهُ (حدیث نمبر 6247)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ) بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور کہا کہ نبی کریم ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کو سلام کرنے کا بیان

حدیث نمبر 14:

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰه تَرَى مَا لَا نَرَى (تُرِيدُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ). (حدیث نمبر 6249)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا یہ جبریل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے کہا وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔ آپ وہ چیز دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے ہیں (اس سے ان کی مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔)

''کون'' کے جواب میں ''میں'' کہنے کا بیان

حدیث نمبر 15:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا (حدیث نمبر 6250)

ترجمہ: محمد بن منکدر حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اس قرض کے سلسلہ میں حاضر ہوا جو میرے والد پر تھا میں نے دروازے کو کھٹکھٹایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون ہے میں نے کہا میں ہوں آپ نے فرمایا ''میں میں'' گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے مکروہ سمجھا۔

سلام کے جواب میں عَلَيْكُمُ السَّلَامُ کہنے کا بیان

حدیث نمبر 16:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللّٰه فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغْ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلْ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنْ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا (حدیث نمبر 6251)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھے ہوئے تھے اس شخص نے نماز پڑھی پھر آپ کے پاس آیا اور سلام کیا اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وعلیك السلام تو لوٹ جا اور نماز پڑھ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی چنانچہ وہ لوٹ گیا اور نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیك السلام تو لوٹ جا پھر نماز پڑھ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے سکھلا دیجئے آپ نے فرمایا جب تو نماز کا ارادہ کرے تو پوری طرح وضو کر پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہہ پھر تجھ کو جو قرآن یاد ہو پڑھ پھر رکوع کر یہاں تک کہ اطمینان سے رکوع کرے پھر سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جائے پھر سجدہ کر یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ کرے پھر سر اٹھا یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جائے پھر اسی طرح اپنی تمام نماز کو پورا کر۔

جب کوئی شخص کہے کہ فلاں تم کو سلام کہتا ہے

حدیث نمبر 17:

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا حَدَّثَتْهُ أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ (حدیث نمبر 6253)

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ (اے عائشہ رضی اللہ عنہا) جبریل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ وَعَلَيْهِ السَّلَام وَرَحْمَةُ اللهِ

اس مجلس کوسلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک مل جل کر بیٹھے ہوئے ہوں

حدیث نمبر 18:

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَائَهُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِيهِمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ الله بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ الله بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الله وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ الله بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَائَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ الله بْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ

أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاصْفَحْ فَوَاللهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدْ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُونَهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ

(حدیث نمبر 6254)

ترجمہ: عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے اس کی زین کے نیچے فدک کی چادر تھی اور اپنے پیچھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بٹھایا اس وقت بنی حارث بن خزرج میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کو آپ جا رہے تھے اور یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے یہاں تک کہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان بت پرست مشرکین اور یہود بیٹھے ہوئے تھے اور ان میں عبداللہ بن اُبی بن سلول بھی تھا اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی اس مجلس میں تھے جب سواری کی گرد ان لوگوں پر پڑی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک پر اپنی چادر رکھ لی پھر کہا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو سلام کیا پھر رک کر سواری سے اتر پڑے اور ان کو اللہ کی طرف بلایا اور قرآن پڑھ کر سنایا عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا کہ اے شخص مجھے یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا جو تو کہتا ہے وہ اگر صحیح بھی ہے تو ہماری مجلسوں میں آ کر ہمیں تکلیف نہ دیا کر اپنے ٹھکانے پر جا ہم میں سے جو شخص تیرے پاس جائے اس سے بیان کر۔ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ ہماری مجلسوں میں آیا کیجئے ہم اس کو پسند کرتے ہیں پس مسلمانوں اور مشرکوں اور یہود نے ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا شروع کیا یہاں تک کہ قصد کیا کہ ایک دوسرے پر حملہ کریں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کو خاموش کراتے رہے پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور فرمایا اے سعد! ابوحباب یعنی عبداللہ بن ابی نے جو کہا کیا تم نے نہیں سنا اس نے ایسی ایسی بات کہی حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو معاف کر دیجئے اور اس

سے درگزر فرمایئے قسم ہے اللہ کی کہ اللہ نے آپ کو وہ چیز دی جو دینی تھی۔اس شہر کے لوگوں نے اس کا مشورہ کرلیا تھا کہ اس کے سر پر تاج رکھ دیں اور (سرداری) کی پگڑی باندھ دیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے (اس منصوبہ) کو اس حق کے ذریعے رد کر دیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے تو وہ اس سبب سے چمک گیا (یعنی جل گیا) اور یہی وجہ ہے کہ اس نے یہ حرکت کی جو آپ نے ملاحظہ فرمائی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے معاف کر دیا۔

گناہ کے مرتکب کو سلام نہ کرنے اور اس کو جواب نہ دینے کا بیان

حدیث نمبر 19:

أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ وَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كَلَامِنَا وَآتِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا حَتَّى كَمَلَتْ خَمْسُونَ لَيْلَةً وَآذَنَ النَّبِيُّ ﷺ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى الْفَجْرَ (حدیث نمبر 6255)

ترجمہ: عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب کعب بن مالک رضی اللہ عنہ جنگ تبوک میں پیچھے رہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (لوگوں کو) ہم سے گفتگو کرنے سے منع فرما دیا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کو سلام کرتا پھر میں اپنے جی میں کہتا (یعنی دیکھتا) کہ آپ سلام کے جواب کے لئے اپنے ہونٹ ہلاتے ہیں یا نہیں یہاں تک کہ پچاس راتیں گزر گئیں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکے تو آپ نے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کی۔

ذمیوں کو سلام کا جواب کس طرح دیا جائے

حدیث نمبر 20:

أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ

فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ (حدیث نمبر 6256)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ یہود کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا السَّامُ عَلَيْكَ (یعنی تم پر ہلاک ہو) میں نے اس کو سمجھ لیا تو میں نے کہا وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ (تمہیں پر ہلاکت اور لعنت ہو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عائشہ چھوڑ و بھی اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی پسند کرتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ نے نہیں سنا جو ان لوگوں نے کہا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے بھی تو وعلیکم کہہ دیا تھا۔

اہل کتاب کو سلام

حدیث نمبر 21:

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ (حدیث نمبر 6258)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کو اہل کتاب سلام کریں تو تم وَعَلَيْكُمْ کہو۔

اس خط کے دیکھنے کا بیان جس میں مسلمانوں کے مفاد کے خلاف کوئی بات لکھی ہو تاکہ اصل حال معلوم ہو جائے

حدیث نمبر 22:

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ

فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ قُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَأَنَخْنَا بِهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا قَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرَى كِتَابًا قَالَ قُلْتُ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ قَالَ فَلَمَّا رَأَتْ الْجِدَّ مِنِّي أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتْ الْكِتَابَ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ مَا بِي إِلَّا أَنْ أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَمَا غَيَّرْتُ وَلَا بَدَّلْتُ أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ هُنَاكَ إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ صَدَقَ فَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ فَقَالَ يَا عُمَرُ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ قَدْ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ (حدیث نمبر 6259)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے اور زبیر بن عوام اور ابومرثد غنوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ روضہ خاخ میں جاؤ وہاں ایک مشرک عورت ہے اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا خط ہے جو مشرکین کے نام ہے (اسے لے آؤ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم میں سے ہر شخص سوار تھا اس لیے اس کو وہاں جلدی پالیا جہاں پر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا وہ اونٹ پر سوار تھی ہم نے کہا وہ تحریر جو تیرے پاس ہے وہ کہاں ہے،

اس نے کہا، میرے پاس تو کوئی خط نہیں، ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے پالان وغیرہ کی تلاشی لی لیکن وہ خط نہیں ملا، پھر میں نے کہا میں جانتا ہوں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھوٹ نہیں فرمایا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے، خط نکال ورنہ تجھے ننگا کردوں گا جب اس نے ہماری سختی دیکھی، تو اس چادر میں سے جس کا تہبند بنا رکھا تھا خط نکال کر دے دیا، وہ خط ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر گئے، آپ نے فرمایا اے حاطب رضی اللہ عنہ تو نے ایسا کیوں کیا حاطب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، میں بدلا نہیں ہوں (یعنی مرتد نہیں ہو گیا ہوں) بلکہ اس لئے (خط لکھا) کہ مکہ میں میرا کوئی رشتہ دار نہیں جو میرے اہل وعیال کی نگرانی کرے میں نے چاہا کہ ان کو ہمدرد بناؤں تاکہ وہ میرے اہل وعیال کی نگرانی کریں اور دوسرے صحابہ کے تو وہاں رشتہ دار موجود ہیں، جو ان کے اہل وعیال کی نگرانی کرتے ہیں آپ نے فرمایا ٹھیک کہا، اب اسے کچھ نہ کہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنین سے خیانت کی ہے آپ اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر رضی اللہ عنہ تجھے معلوم ہے کہ اللہ نے اہل بدر کے متعلق اطلاع دے دی ہے کہ جو چاہو کرو تمہارے لئے جنت واجب ہو گئی، راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔

اہل کتاب کی طرف کس طرح خط لکھا جائے

حدیث نمبر 23:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تِجَارًا بِالشَّأْمِ فَأَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ

عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ (حدیث نمبر 6260)

ترجمہ: عبداللہ بن عتبہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور وہ ابوسفیان بن حرب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہرقل نے انہیں قریش کی ایک جماعت میں بلا بھیجا، جو شام میں تجارت کی غرض سے گئی ہوئی تھی وہ لوگ اس کے پاس گئے پھر پوری حدیث بیان کی پر ہرقل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط مانگا چنانچہ وہ پڑھا گیا تو اس میں لکھا تھا۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ.

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ

حدیث نمبر 24:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِ فَجَاءَ فَقَالَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ قَالَ خَيْرِكُمْ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ (حدیث نمبر 6262)

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اہل قریظہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حکم پر آئے (یعنی سعد رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہمیں منظور ہوگا) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا وہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ (راوی کو شک ہے کہ آپ نے فرمایا یہ تمہارے فیصلے پر راضی ہو گئے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جنگ کرنے والے قتل کئے جائیں اور ان کی اولاد اور عورتیں قیدی بنائی جائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے وہ فیصلہ کیا ہے جو اللہ کا حکم تھا۔

مصافحہ کرنے کا بیان

حدیث نمبر 25:

عَنْ قَتَادَةَ ﷛ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَكَانَتْ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَعَمْ (حدیث نمبر 6263)

ترجمہ: حضرت قتادہ ﷛ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس ﷛ سے پوچھا، کہ کیا نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں مصافحہ کا رواج تھا، انہوں کہا ہاں۔

مجلس میں دوسروں کو جگہ دینا

حدیث نمبر 26:

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ آخَرُ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسَ مَكَانَهُ

(حدیث نمبر 6270)

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷛ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا دیا جائے تا کہ اس جگہ پر دوسرا آدمی بیٹھ جائے لیکن جگہ دے دو اور کشادگی پیدا کر دو ابن عمر ﷛ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص اپنی بیٹھنے کی جگہ سے اٹھایا جائے، پھر اس کی جگہ پر آپ بیٹھ جائے۔

تیز چلنے کا بیان

حدیث نمبر 27:

عَنْ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ (حدیث نمبر 6275)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن حارث ﷛ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کی

نماز پڑھی، تو جلدی کی پھر اپنے گھر میں داخل ہوئے۔

دو آدمی تیسرے کے سامنے سرگوشی نہ کریں

حدیث نمبر 28:

عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ (حدیث نمبر 6288)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں، تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں۔

راز کی حفاظت کرنے کا بیان

حدیث نمبر 29:

قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ (حدیث نمبر 6289)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راز کی بات کہی تو میں نے آپ کے بعد کسی سے اس کو بیان نہیں کیا، مجھ سے اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے اس کے متعلق پوچھا تو ان کو بھی میں نے نہیں بتایا۔

زیادہ لوگ ہوں تو سرگوشی میں کوئی حرج نہیں

حدیث نمبر 30:

عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ أَجْلَ أَنْ يُحْزِنَهُ

(حدیث نمبر 6290)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم تین آدمی ہو، تو وہ دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں جب تک کہ بہت سے آدمی نہ ہوں، اس لئے کہ ایسا کرنا اسے رنجیدہ کرے گا۔

سوتے وقت گھر میں آگ نہ چھوڑی جائے

حدیث نمبر31:

عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ
(حدیث نمبر6293)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سونے لگو تو اپنے گھروں میں آگ نہ رہنے دو۔

آگ سے متعلق مزید تاکید

حدیث نمبر32:

عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنْ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمْ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ (حدیث نمبر6294)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گھر مدینہ میں گھر والوں سمیت رات کو جل گیا، ان لوگوں کا واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے، اس لئے جب تم سونے لگو تو اس کو بجھا دیا کرو۔

سوتے وقت برتن ڈھکنے اور چراغ بجھانے کا حکم

حدیث نمبر33:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتْ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ (حدیث نمبر6295)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے برتن ڈھک کر رکھو اور دروازے بند کر دیا کرو، اور چراغوں کو گل کر دیا کرو، اس لئے کہ

چوہا اکثر بتی کو کھینچ کے لے جاتا ہے اور گھر والوں کو جلا دیتا ہے۔

رات کو دروازے بند کر دینے کا حکم

حدیث نمبر 34:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَالَ هَمَّامٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُودٍ (حدیث نمبر 6292)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رات کو جب تم سونے لگو تو چراغوں کو بجھا دیا کرو اور دروازے بند کر دیا کرو، اور مشک کا منہ باندھ دیا کرو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھک کر رکھو، حضرت ہمام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا یعنی اگر چہ ایک لکڑی سے ہی کیوں نہ ہو۔

پانچ احکامات

حدیث نمبر 35:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ

(حدیث نمبر 6297)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فطری باتیں پانچ ہیں، ختنہ کرانا، زیر ناف بال صاف کرنا، بغل کے بال اکھاڑنا، مونچھیں ترشوانا، اور ناخن کتروانا۔

گفتگو میں احتیاط

حدیث نمبر 36:

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ

فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ (حدیث نمبر 6301)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص لات وعزیٰ کی قسم کھائے تو اس کو لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کہنا چاہئے اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے آؤ جواء کھیلیں تو اس کو صدقہ کرنا چاہئے۔

عمارت بنانے کے متعلق دو احادیث

(عمارت بنانا ضرورت کی بنا پر جائز ہے، غرور وتکبر کے لیے ممانعت ہے)

حدیث نمبر 37:

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ إِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ جب جانوروں کو چرانے والے عمارتیں بنائیں گے۔

حدیث نمبر 38:

عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بَنَيْتُ بِيَدِي بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ (حدیث نمبر 6302)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اپنے ہاتھ سے ایک مکان بنایا تھا جو مجھے بارش سے پناہ دیتا تھا اور دھوپ سے سایہ دیتا تھا اس کے بنانے میں اللہ کی کسی مخلوق نے میری مدد نہیں کی۔

❀ ❀ ❀

استئذان (گھر میں آنے جانے) کے آداب وفوائد

اسلام نے فرد کی انفرادی اصلاح کے ساتھ ساتھ اجتماعی اصلاح کیلئے بھی بھرپور اقدامات کیئے ہیں گھر کے اندر جانے اور آنے کے آداب میں بھی انفرادی اور اجتماعی ہر دو طرح کی تربیت مقصود ہے۔ پھر اجازت لے کر گھروں میں جانے سے جہاں عورتوں اور مردوں کو نظریں نیچے رکھنے کے حکم کی Violation ہوتی ہے وہاں Right of Privacy بھی متاثر ہوتا ہے۔ اگر اجازت لینے کے عمل پر نظر ڈالی جائے تو معاشرے

میں محبت بانٹنے کے اصولوں پر اسلام جس عمارت کی تعمیر چاہتا ہے۔ اور اس معاشرے کو پنپنے کے جو مواقع فراہم کرنا چاہتا ہے بعینہ وہ انس ومحبت اور ڈر وخوف کا باہمی خوبصورت اس امتزاج میں موجود ہے۔

صحیح بخاری میں تقریباً 7563 احادیث مبارکہ ہیں۔ جن احادیث کی (Catagraisation) میں محدثین نے کتب اور ابواب (کتاب اور باب) کی اصطلاح (Terms) استعمال کی ہیں صحیح بخاری کے کتب کی تعداد 97 ہے۔ جن میں ایک پورا ٹائٹل ''استئذان'' کے نام سے ہے۔ جو 79 نمبر پر ہے جس کے اندر 53 ابواب ہیں جن ابواب کے اندر ٹوٹل احادیث 176 ہیں جو جدید نمبرنگ کے اعتبار سے صحیح بخاری کی حدیث نمبر 6227 تا 6303 نمبر یہ ہیں۔ جو احادیث سند کے اعتبار سے ایک سے زیادہ بار تھیں ان کو اس کتابچے میں نہیں لکھا گیا ہے۔

اس کتابچے کو پڑھنے کے بعد ہم الحمد اللہ آٹھ (8) قرآن کی آیات مبارکہ اور 176 احادیث سیکھ جائیں گے۔

قرآن مجید کی استیذان (اجازت طلب کرنے) سے متعلق آیات بمعہ ترجمہ درج ذیل ہیں۔

یٰٓاَیُّھَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَاتَدْخُلُوْا	بُیُوْتًا	غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ	حَتّٰی
اے	جو لوگ	ایمان لائے (مومن)	تم نہ داخل ہو	گھر (جمع)	اپنے گھروں کے سوا	یہاں تک کہ

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک

تَسْتَاْنِسُوْا	وَتُسَلِّمُوْا	عَلٰٓی	اَھْلِھَا	ذٰلِکُمْ	خَیْرٌ	لَّکُمْ

تم اجازت لے لو	اورتم سلام کرلو	پر،کو	ان کے (رہنے)والے	یہ	بہتر ہے	تمہارے لیے

اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کرلو یہ تمہارے لیے بہتر ہے

لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ					
تاکہ تم	تم نصیحت پکڑو					

کہ تم دھیان کرو۔ (النور:۲۷)

اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (النور:۲۷)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لےلو اور گھر والوں کو سلام نہ کرلو یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ (النور:۲۸)

ترجمہ: پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ جب بھی مالکوں کی اجازت کے بغیر ان میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس چلے جاؤ یہ تمہارے لیے بہت ستھرا ہے، اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (النور:۵۸)

ترجمہ: اے ایمان والو! چاہیے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام اور جو تم

میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے تین وقت نمازِ صبح سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو اور نماز عشاء کے بعد یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں ان تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر آمدورفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے کے پاس اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے آیتیں، اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (النور:۵۹)

ترجمہ: اور جب تم میں لڑکے جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں جیسے ان کے اگلوں نے اذن مانگا، اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے اپنی آیتیں، اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (النور:۶۱)

ترجمہ: نہ اندھے پر تنگی اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی اولاد کے گھر یا اپنے باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں یا اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھپیوں کے گھر یا اپنے ماموؤں کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھر یا جہاں کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں یا اپنے دوست کے یہاں تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ یا الگ الگ پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ، اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم

سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْھَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَکَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْکَ لِبَعْضِ شَاْنِھِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْھُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَھُمُ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (النور: ٦٢)

ترجمہ: ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لیے جمع کیے گئے ہوں تو نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں وہ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کے لیے تو ان میں جسے تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لیے اللہ سے معافی مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْکُمْ لِوَاذًا فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖٓ اَنْ تُصِیْبَھُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (النور: ٦٣)

ترجمہ: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے بیشک اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کو آڑ لے کر تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا ان پر دردناک عذاب پڑے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىہُ وَلٰکِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْکُمْ وَاللّٰہُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا

سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْــئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ وَ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُــؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَه مِنْ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا

(سورۂ احزاب: آیت ۳۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لیو بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا، اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر مانگو، اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔

سلام کی ابتداء کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَلَقَ اللهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْآنَ

(حدیث نمبر 6227)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ان کی اپنی صورت میں پیدا کیا ان کی لمبائی ساٹھ گز تھی جب اللہ نے ان کو پیدا کیا تو کہا کہ جاؤ اور ملائکہ کی اس جماعت کو جو بیٹھی ہے سلام کرو اور سنو کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں یہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا چنانچہ انہوں نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فرشتوں نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ و رحمۃ اللہ ان فرشتوں نے لفظ رحمۃ اللہ زیادہ کیا ہر وہ شخص جو جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اس وقت سے اب تک آدمیوں کے قد میں کمی ہو رہی ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ إِذْ أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنْ الْمُنْكَرِ (حدیث نمبر 6229)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لئے تو ایک دوسرے سے گفتگو کرنے کے لئے راستوں کے سوا کوئی چارہ کار نہیں آپ نے فرمایا کہ جب تمہارا بیٹھنا ہی ضروری ہے تو راستے کو اس کا حق دے دیا کرو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستے کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا نگاہیں نیچی رکھنا، تکلیف دہ باتوں سے رکنا، سلام کا جواب دینا نماز کے اندر پڑھے جانے والا سلام ایک جامع سلام ہے اچھی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا۔

عَنْ عَبْدِ اللہ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللہ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ اللہَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللہ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللہ الصَّالِحِينَ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللہُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنْ الْكَلَامِ مَا شَاءَ (حدیث نمبر 6230)

ترجمہ: عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہتے السَّلَامُ عَلَى اللہ قَبْلَ عِبَادِهِ (اللہ پر تمام بندوں سے پہلے سلام) السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اللہ خود سلام ہے جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بیٹھے تو کہے التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللہ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللہ الصَّالِحِينَ کا لفظ کہے گا تو تمام صالح بندوں کو جو آسمان و زمین میں ہیں سلام پہنچ جائے گا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللہُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پھر یہ پڑھ کر جو چاہے دعا مانگے۔

چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھنے والے کو اور کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ

عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ (حدیث نمبر 6231)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا چھوٹا بڑے کو گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم (تعداد) والے زیادہ (تعداد) والوں کو سلام کریں۔

مسلمان کے کرنے کے سات احکام اور رکنے کے چار احکام

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِيفِ وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَى عَنْ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ وَنَهَانَا عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ (حدیث نمبر 6235)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات باتوں کا حکم دیا مریض کی عیادت کرنا جنازے کے پیچھے چلنا، چھینکنے والے کا جواب دینا، کمزور کی مدد کرنا، مظلوم کی حمایت کرنا، سلام کا پھیلانا کرنا اور قسم پوری کرنا اور منع کیا چاندی کے برتن میں پینے سے اور منع کیا سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور میاثر (ریشم سے بنی گھوڑے کی زین) پر سوار ہونے اور ریشم کے پہننے سے اور دیباج وقسی اور استبرق (بھڑکیلے ریشمی لباس) پہننے سے منع فرمایا۔

پہچان یا بغیر پہچان کے لوگوں کو سلام کرنے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَى مَنْ لَمْ

تَعْرِفْ

(حدیث نمبر 6236)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے آپ نے فرمایا یہ کہ تو کھانا کھلائے اور تو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو سب کو سلام کرے۔

عَنْ أَبِی أَيُّوبَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِی يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

(حدیث نمبر 6237)

ترجمہ: ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن تک اس طرح ترک ملاقات کرے کہ جب دونوں مقابل ہوں تو ایک اس طرف اور دوسرا اس طرف منہ پھیرے ہوئے ہو اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں ابتداء کرے۔

اجازت لینے کے آداب

سورۂ احزاب کی آیت نمبر 53 کا شان نزول

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِیُّ ﷺ زَيْنَبَ دَخَلَ الْقَوْمُ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ وَإِنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا فَأَخْبَرْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِی وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا

أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ الْآيَةَ

(حدیث نمبر 6239)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو لوگ آئے اور کھانا کھایا اور بیٹھ کر گفتگو کرنے لگے تو آپ نے ظاہر کیا کہ گویا اٹھ گئے جب آپ اٹھے تو ان میں سے کچھ تو چلے گئے اور کچھ بیٹھے رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب کے پاس جانا چاہا لیکن دیکھا کہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ اٹھے اور چلے گئے تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی آپ تشریف لائے اور اندر داخل ہوئے میں بھی اندر جانے کو تھا کہ آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے مومنو نبی کے گھر میں داخل نہ ہو۔

عورتوں کے حجاب سے متعلق آیت کا شان نزول

یہ آیت اس کتابچے کی ابتداء میں ترجمے کے ساتھ دے دی گئی ہے۔

أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ احْجُبْ نِسَائَكَ قَالَتْ فَلَمْ يَفْعَلْ وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ يَخْرُجْنَ لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَكَانَتْ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ فَقَالَ عَرَفْتُكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ

(حدیث نمبر 6240)

ترجمہ: حضرت عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ اپنی بیویوں کو پردہ میں رکھئے حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ آپ نے ایسا نہیں کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں رفع حاجت کے لئے رات ہی کو نکلتی تھیں سودہ بنت زمعہ باہر نکل کر گئیں اور وہ ایک لانبی عورت تھیں عمر بن خطاب اس وقت مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے دیکھ لیا اور کہا کہ اے سودہ رضی اللہ عنہا میں نے تمہیں پہچان لیا صرف اس شوق میں ایسا کہا کہ پردے کی آیت نازل ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ اللہ بزرگ و برتر نے پردہ کی آیت نازل فرمائی۔

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ذٰلِکَ اَدْنٰی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا

(سورۂ حزاب: آیت نمبر ۵۹)

ترجمہ: اے نبی! اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اجازت مانگنی نظر پڑ جانے کی وجہ سے (ضروری) ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الِاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ

(حدیث نمبر 6241)

ترجمہ: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجروں میں سے ایک حجرے میں جھانک کر دیکھا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

ہاتھ میں سر کھجلانے کا آلہ تھا جس سے آپ اپنا سر کھجلا رہے تھے آپ نے فرمایا کہ اگر میں جانتا کہ تو جھانک کر دیکھے گا تو میں اس سے تیری آنکھ میں مارتا اجازت لینی دیکھنے ہی کی وجہ سے مقرر کی گئی ہے۔

اعضاء اور شرمگاہ کے الگ الگ زنا ہیں

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنْ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَيُكَذِّبُهُ (حدیث نمبر 6243)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات سے بہتر کوئی بات نہیں جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بن آدم کے لئے ایک حصہ زنا کا لکھ دیا ہے جو اس سے یقینا ہو کر رہے گا چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے اور زبان کا زنا بات کرنا ہے اور نفس خواہش اور تمنا کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

سلام کرنے اور تین بار اجازت مانگنے کا بیان

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ قُلْتُ اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ وَاللهِ لَتُقِيمَنَّ عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاللهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَٰلِكَ (حدیث نمبر 6245)

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا۔ تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ گھبرائے ہوئے آئے اور کہا کہ میں نے عمر سے تین بار اجازت مانگی مگر اجازت نہیں ملی تو میں واپس لوٹ گیا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں اندر آنے سے کس چیز نے روکا؟ میں نے کہا کہ میں نے اجازت مانگی لیکن آپ نے اجازت نہ دی اس لئے میں واپس لوٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص تین بار اجازت مانگے اور اس کو اجازت نہ ملے تو اس کو لوٹ جانا چاہئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم کو اس پر گواہ پیش کرنا ہوگا اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم میں سے کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کو سنا ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا تیری گواہی کے لئے قوم کا کمسن شخص کھڑا ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں اس وقت سب سے کمسن تھا میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا اور عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔

بچوں کو سلام کرنے کا بیان

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْعَلُهُ (حدیث نمبر 6247)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کو سلام کرنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ تَرَى مَا لَا نَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَقَالَ

يُونُسُ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَبَرَكَاتُهُ (حدیث نمبر 6249)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ جبریل ہے تم کو سلام کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔آپ وہ چیز دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے ہیں اس سے انکی مراد آنحضرت ﷺ تھے شعیب نے اس کی متابعت میں روایت کی اور یونس ونعمان نے زہری سے برکاتہ کا لفظ نقل کیا۔

جب کوئی کہے کہ کون تو اس کے جواب میں ''میں'' کہنے کا بیان

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا (حدیث نمبر 6250)

ترجمہ: محمد بن منکدر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اس قرض کے سلسلہ میں حاضر ہوا جو میرے والد پر تھا میں نے دروازے کو کھٹکھٹایا آپ نے فرمایا کون ہے میں نے کہا میں ہوں آپ نے فرمایا میں میں گویا کہ آپ نے اسے مکروہ سمجھا۔

سلام کے جواب میں علیکم السلام کہنے کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰه ﷺ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰه ﷺ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَارْجِعْ فَصَلِّ

فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغْ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلْ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنْ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ فِي الْأَخِيرِ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا

(حدیث نمبر 6251)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھے ہوئے تھے اس شخص نے نماز پڑھی پھر آپ کے پاس آیا اور سلام کیا اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **وعلیک السلام** تو لوٹ جا اور نماز پڑھ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی چنانچہ وہ لوٹ گیا اور نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا آپ نے فرمایا **وعلیک السلام** تو لوٹ جا پھر نماز پڑھ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ میں اس نے عرض کا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے سکھلا دیجئے آپ نے فرمایا جب تو نماز کا ارادہ کرے تو پوری طرح وضو کر پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہہ پھر تجھ کو جو قرآن یاد ہو پڑھ پھر رکوع کر یہاں تک کہ اطمینان سے رکوع کرے پھر سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جائے پھر سجدہ کر یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ کرے پھر سر اٹھا یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جائے پھر اسی طرح اپنی تمام نماز کو پورا کر اور اسامہ نے اخیر میں حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا کے لفظ نقل کئے۔

جب کوئی شخص کہے کہ فلاں تم کو سلام کہتا ہے

أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ الله

(حدیث نمبر 6253)

ترجمہ: ابوسلمہ بن عبدالرحمن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ (اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جبریل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ

اس مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک مل جل کر بیٹھے ہوئے ہوں

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَائَهُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِيهِمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَائَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا

فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاصْفَحْ فَوَاللهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُونَهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ

(حدیث نمبر 6254)

ترجمہ: عروہ بن زبیر اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے اس کی زین کے نیچے فدک کی چادر تھی اور اپنے پیچھے اسامہ بن زید کو بٹھایا اس وقت بنی حارث بن خزرج میں سعد بن عبادہ کی عیادت کو آپ جا رہے تھے اور یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے یہاں تک کہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان بت پرست مشرکین اور یہود بیٹھے ہوئے تھے اور ان میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا اور عبداللہ بن رواحہ بھی اس مجلس میں تھے جب سواری کی گرد ان لوگوں پر پڑھی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک پر اپنی چادر رکھ لی پھر کہا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو سلام کیا پھر رک کر سواری سے اتر پڑے اور ان کو اللہ کی طرف بلایا اور قرآن پڑھ کر سنایا عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا کہ اے شخص مجھے یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا جو تو کہتا ہے وہ اگر صحیح بھی ہے تو ہماری مجلسوں میں آ کر ہمیں تکلیف نہ دیا کر اپنے ٹھکانے پر جا ہم میں سے جو شخص تیرے پاس جائے اس سے بیان کر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ ہماری مجلسوں میں آیا کیجئے ہم اس کو پسند کرتے ہیں پس مسلمانوں اور

مشرکوں اور یہود نے ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا شروع کیا یہاں تک کہ قصد کیا کہ ایک دوسرے پر حملہ کریں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کو خاموش کراتے رہے پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور فرمایا اے سعد! ابوحباب یعنی عبداللہ بن ابی نے جو کہا کیا تم نے نہیں سنا اس نے ایسی ایسی بات کہی سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو معاف کر دیجئے اور اس سے درگزر فرمایئے قسم ہے اللہ کی کہ اللہ نے آپ کو وہ چیز دی جو دینی تھی۔ اس شہر کے لوگوں نے اس کا مشورہ کر لیا تھا کہ اس کے سر پر تاج رکھ دیں اور (سرداری) کی پگڑی باندھ دیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے (اس منصوبہ) کو اس حق کے ذریعے رد کر دیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے تو وہ اس سبب سے چمک گیا (یعنی جل گیا) اور یہی وجہ ہے کہ اس نے یہ حرکت کی جو آپ نے ملاحظہ فرمائی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے معاف کر دیا۔

گناہ کے مرتکب کو سلام نہ کرنے اور اس کو جواب نہ دینے کا بیان

أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ وَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كَلَامِنَا وَآتِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا حَتَّى كَمَلَتْ خَمْسُونَ لَيْلَةً وَآذَنَ النَّبِيُّ ﷺ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى الْفَجْرَ (حدیث نمبر 6255)

ترجمہ: عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب کعب بن مالک جنگ تبوک میں پیچھے رہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (لوگوں کو) ہم سے گفتگو کرنے سے منع فرما دیا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کو سلام کرتا پھر میں اپنے جی میں کہتا (یعنی دیکھتا) کہ آپ

سلام کے جواب کے لئے اپنے ہونٹ ہلاتے ہیں یا نہیں یہاں تک کہ پچاس راتیں گزر گئیں اور نبی ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ چکے تو آپ نے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کی۔

ذمیوں کو سلام کا جواب کس طرح دیا جائے

أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ (حدیث نمبر 6256)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ یہود کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا السَّامُ عَلَيْكَ (یعنی تم پر ہلاک ہو) میں نے اس کو سمجھ لیا تو میں نے کہا وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ (تمہیں پر ہلاکت اور لعنت ہو) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عائشہ چھوڑ و بھی اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی پسند کرتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے نہیں سنا جو ان لوگوں نے کہا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے بھی تو وعلیکم کہہ دیا تھا۔

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ (حدیث نمبر 6258)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کو اہل کتاب سلام کریں تو تم وَعَلَيْكَ کہو۔

اس خط کے دیکھنے کا بیان جس میں مسلمانوں کے مفاد کے خلاف کوئی بات

لکھی ہوتا کہ اصل حال معلوم ہو جائے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ قُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَأَنَخْنَا بِهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا قَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرَى كِتَابًا قَالَ قُلْتُ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ قَالَ فَلَمَّا رَأَتْ الْجِدَّ مِنِّي أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتْ الْكِتَابَ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ مَا بِي إِلَّا أَنْ أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَمَا غَيَّرْتُ وَلَا بَدَّلْتُ أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ هُنَاكَ إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ صَدَقَ فَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ فَقَالَ يَا عُمَرُ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ قَدْ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

(حدیث نمبر 6259)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ کو اور زبیر بن عوام اور ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ روضہ خاخ میں جاؤ وہاں ایک مشرک عورت ہے اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا خط ہے جو مشرکین کے نام ہے (اسے لے آؤ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم میں سے ہر شخص سوار تھا اس لیے اس کو وہاں پالیا جہاں پر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا وہ اونٹ پر سوار تھی ہم نے کہا وہ تحریر جو تیرے پاس ہے وہ کہاں ہے، اس نے کہا، میر پاس تو کوئی خط نہیں، ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے پالان وغیرہ کی تلاشی لی لیکن وہ خط نہیں ملا، پھر میں نے کہا میں جانتا ہوں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھوٹ نہیں فرمایا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے، خط نکال ورنہ تجھے ننگا کردوں گا جب اس ہماری سختی دیکھی، تو اس چادر میں سے جس کا تہ بند بنا رکھا تھا خط نکال کر دے دیا، وہ خط ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر گئے، آپ نے فرمایا اے حاطب رضی اللہ عنہ تو نے ایسا کیوں کیا حاطب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، میں بدلا نہیں ہوں (یعنی مرتد نہیں ہوگیا ہوں) بلکہ اس لئے (خط لکھا) کہ مکہ میں میرا کوئی رشتہ دار نہیں جو میرے اہل وعیال کی نگرانی کرے میں چاہا کہ ان کو ہمدرد بناؤں تاکہ وہ میرے اہل وعیال کی نگرانی کریں اور دوسرے صحابہ کے تو وہاں رشتہ دار موجود ہیں، جو ان کے اہل وعیال کی نگرانی کرتے ہیں آپ نے فرمایا ٹھیک کہا، اب اسے کچھ نہ کہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس اللہ اور اس کے رسول اور مومنین سے خیانت کی ہے آپ اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑادوں آپ نے فرمایا کہ اے عمر رضی اللہ عنہ تجھے معلوم ہے کہ اللہ اہل بدر کے متعلق اطلاع دے دی ہے کہ جو چاہو کرو تمہارے لئے جنت واجب ہوگئی، راوی کا بیان ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور عرض کیا، اللہ اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔

اہل کتاب کی طرف کس طرح خط لکھا جائے

عَبْدِ اللہ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تِجَارًا بِالشَّأْمِ فَأَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللہ ﷺ فَقُرِءَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللہ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللہ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ (حدیث نمبر 6260)

ترجمہ: عبداللہ بن عتبہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابوسفیان بن حرب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہرقل نے انہیں قریش کی ایک جماعت میں بلا بھیجا، جو شام میں تجارت کی عرض سے گئی ہوئی تھی وہ لوگ اس کے پاس گئے پھر پوری حدیث بیان کی پر ہرقل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط مانگا چنانچہ وہ پڑھا گیا تو اس میں لکھا تھا۔ بِسْمِ اللہ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللہ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ

نبی صلی اللہ علیہم کا فرمانا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِ فَجَاءَ فَقَالَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ قَالَ خَيْرِكُمْ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ (حدیث نمبر 6262)

ترجمہ: ابوسعید سے روایت کرتے ہیں کہ اہل قریظہ سعد کے حکم پر ارتے (یعنی سعد رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہمیں منظور ہوگا) تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا وہ آئے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے سردار کیلئے کھڑے ہوجاؤ (راوی کو شک ہے کہ آپ نے فرمایا یہ تمہارے فیصلے پر راضی ہوگئے ہیں۔سعد رضی اللہ عنہ نے کہا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جنگ کرنے والے قتل کئے جائیں اوران کی اولاداورعورتیں قیدی بنائی جائیں۔آپ نے فرمایا تونے وہ فیصلہ کیا ہے جواللہ تھا۔

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَكَانَتْ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَعَمْ (حدیث نمبر6263)

ترجمہ: قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا،کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں مصافحہ کارواج تھا،انہوں کہاہاں۔

جب تم سے کہا جائے کہ بیٹھنے کیلئے جگہ دے دوتوتم جگہ دے دو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کشادگی کرے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ آخَرُ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسَ مَكَانَهُ (حدیث نمبر6270)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کسی شخص کواس کی جگہ سے اٹھا دیا جائے تاکہ اس جگہ پر دوسرا آدمی بیٹھ جائے لیکن جگہ دے دو اور کشادگی پیدا کردو ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کومکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص اپنی بیٹھنے کی جگہ سے اٹھایا جائے،پھراس کی جگہ پرآپ بیٹھ جائے۔

کسی ضرورت کی وجہ سے یا جان بوجھ کر تیز چلنے کا بیان

عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ (حدیث نمبر 6275)

ترجمہ: عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی، تو جلدی کی پھر اپنے گھر میں داخل ہوئے۔

دو آدمی تیسرے کو چھوڑ سرگوشی نہ کریں

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ (حدیث نمبر 6288)

ترجمہ: حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں، تو دو آدمی تسرنے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں۔

راز کی حفاظت کرنے بیان

قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ (حدیث نمبر 6289)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راز کی بات کہی تو، تو میں نے آپ کے بعد کسی سے اس کو بیان نہیں کیا، مجھ سے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کے متعلق پوچھا تو ان کو بھی میں نے نہیں بتایا۔

جب تین آدمیوں سے زیادہ ہوں تو چپکے سے بات کرنے اور سرگوشی میں کوئی مضائقہ نہیں

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى

رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ أَجْلَ أَنْ يُحْزِنَهُ

(حدیث نمبر 6290)

ترجمہ: عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم تین آدمی ہو، تو وہ دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں جب تک کہ بہت سے آدمی نہ ہوں، اس لئے کہ ایسا کرنا اسے رنجیدہ کرے گا۔

سوتے وقت گھر میں آگ نہ چھوڑی جائے

عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ

(حدیث نمبر 6293)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ جب تم سونے لگو تو اپنے گھروں میں آگ نہ رہنے دو۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنْ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمْ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ (حدیث نمبر 6294)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک گھر مدینہ میں، گھر والوں سمیت رات کو جل گیا ان لوگوں کا واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے، اس لئے جب تم سونے لگو تو اس کو بجھا دیا کرو۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتْ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ (حدیث نمبر 6295)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا کہ اپنے برتن ڈھک کر رکھو اور دروازے بند کر دیا کرو، اور چراغوں کو گل کر دیا کرو، اس لئے کہ چوہا اکثر بتی کو کھینچ کے لے جاتا ہے اور گھر والوں کو جلا دیتا ہے۔

رات کو دروازے بند کر دینے کا بیان

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَالَ هَمَّامٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُودٍ (حدیث نمبر 6292)

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رات کو جب تم سونے لگو تو چراغوں کو بجھا دیا کرو اور دروازے بند کرلا ے کرو، اور مشک کا منہ باندھ دیا کرو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھک کر رکھو، ہمام کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا یعنی اگر چہ ایک لکڑی سے ہی کیوں نہ ہو۔

پانچ احکامات

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ

(حدیث نمبر 6297)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا فطری باتیں پانچ ہیں، ختنہ کرانا، زیر ناف بال صاف کرنا، بغل کے بال اکھاڑنا، مونچھیں ترشوانا، اور ناخن کتروانا۔

گفتگو میں احتیاط

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ

بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ (حدیث نمبر 6301)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص لات وعزیٰ کی قسم کھائے تو اس کو لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کہنا چاہئے اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے آ ؤ جواء کھیلیں تو اس کو صدقہ کرنا چاہئے۔

عمارت بنانے کے متعلق دو احادیث

(یعنی ضرورت کی بنا پر جائز ہے، غرور وتکبر کے لیے ممانعت ہے)

1. قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ إِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ جب جانوروں کو چرانے والے عمارتیں بنائیں گے۔

2. عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بَنَيْتُ بِيَدِي بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کے زمانہ میں اپنے ہاتھ سے ایک مکان بنایا تھا جو مجھے بارش سے پناہ دیتا تھا اور دھوپ سے سایہ دیتا تھا اس کے بنانے میں اللہ کی کسی مخلوق نے میری مدد نہیں کی۔